والدہ کا انتقال نانا سے پہلے ہوا، تو نانا کی جائیداد میں نواسوں کا کوئی حصہ ہے؟

مجیب: مولانا محمد کفیل رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1867

تاریخ اجراء: 23صفر المظفر1446ھ /29اگست2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میری والدہ کا انتقال ہمارے نانا جان سے پہلے ہو چکا تھا اور ہمارے نانا کا انتقال ابھی ہوا ہے جن کے دیگر بیٹے بیٹیاں موجود ہیں، ہم کل چھ بہن بھائی ہیں، کیا ہم اپنے نانا جان کی وراثت میں حصہ دار ہوں گے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آپ کی والدہ اپنے والد یعنی آپ کے نانا کی وراثت میں حقدار نہیں ہوں گی۔ کیونکہ وارث ہونے کے لئے مورث کی موت کے وقت وارث کا زندہ موجود ہونا حقیقی طور پر یا حکمی طور پر شرط ہے، اسی طرح آپ بہن بھائیوں کا بھی نانا کی وراثت میں کوئی حصہ نہیں۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ وراثت ملنے کی شرائط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”وجود وارثہ عند موتہ حیا حقیقۃ أو تقدیرا کالحمل“ یعنی مورث کی موت کے وقت وارث زندہ ہو حقیقۃً زندہ ہو یا تقدیراً جیسے حمل ہو۔ (ردالمحتار، جلد10، صفحہ525، مطبوعہ: کوئٹہ)

البتہ بہتر یہ ہے کہ وراثت کی تقسیم کاری کے وقت موجود عاقل بالغ ورثاء اپنے اپنے حصوں میں سے اپنی بہن کے بچوں کو کچھ نہ کچھ دیں کہ اس سے اُن کا دل بھی خوش ہو گا اور صدقہ وصلہ رحمی کا ثواب بھی ملے گا اور ہمارے پروردگار عزوجل نے اس کی ترغیب بھی دلائی ہے۔ یہ حکم وجوبی نہیں استحبابی ہے۔

اللہ عزوجل نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا: ”وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَۃَ اُولُوا الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنُ فَارْزُقُوْھُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَھُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا“ ترجمہ کنزالایمان: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو اور ان سے اچھی بات کہو۔ (پارہ4، سورۃ النساء، آیت8)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net